بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۖ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ

مختصر اور جامع تفسیری نکات

تذکیر بالقرآن

Reflections from Qur'an

قرآن مجید کی منتخب آیات کی تفسیر

A Summary of Qur'anic Teachings

Part – 19

English - Urdu

حافظ محمد ابو بکر سجاد علوی (خطیب لندن)

Seymour Road

London,

United Kingdom

Telephone: +44 7853099327

پارہ - 19

اکیسواں پارہ سورۃ فرقان کی آیات 21 تا 77، سورۃ الشعراء مکمل، اور سورۃ النمل کی پہلی 59 آیات پر مشتمل ہے۔

اہم تفسیری نکات

استکبار اور سرکشی کی انتہا

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓىِٕكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا۔

اور جو لوگ ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے، وہ کہتے ہیں کہ ہمارے اوپر فرشتے کیوں نہیں اتارے گئے؟ یا ہم اپنے رب کو ہی دیکھ لیتے! انہوں نے اپنے دلوں میں اپنے کو بہت بڑا سمجھا اور سرکشی میں حد سے گزر گئے ہیں۔ (فرقان۔21)

Those who do not expect to meet Us say, "If only the angels were sent down to us, or we could see our Lord!" They have certainly been carried away by their arrogance and have entirely exceeded all limits.

اللہ کی رضا کے بغیر کیے گئے اعمال کی حیثیت: هباءً منثورا

وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا

اور انہوں نے جو اعمال کیے تھے ہم (قیامت کے دن) انہیں غبار کی طرح بکھیر دیں گے (یعنی اللہ کے ہاں ان کی کوئی وقعت اور حیثیت نہیں ہوگی)۔ فرقان۔23

Then We will turn to whatever ˹good˺ deeds they did, reducing them to scattered dust.

هباءً منثورا سے کیا مراد ہے؟

هَبَآء ان باریک ذروں کو کہتے ہیں جو کسی سوراخ سے گھر کے اندر داخل ہونے والی سورج کی کرن میں محسوس ہوتے ہیں جو نظر تو آتے ہیں لیکن اگر کوئی انہیں ہاتھ میں پکڑنا چاہے تو یہ ممکن نہیں ہے۔

ایمان اور اخلاص کے بغیر کیے گئے اعمال بھی قیامت والے دن ان ہی ذروں کی طرح بے حیثیت ہونگے، کیونکہ وہ ایمان و اخلاص سے خالی ہونگے۔اسی طرح قرآن میں دوسرے مقامات پر ان اعمال کو کہیں راکھ سے، کہیں سراب سے اور کہیں صاف چکنے پتھر سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔

اصحاب الجنّۃ کا مقام

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَىِٕذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا

بس وہی لوگ جو جنت کے مستحق ہیں ان کے لئے بہترین ٹھکانہ ہو گا اور بہترین آرام کرنے کی جگہ ہو گی۔(فرقان۔24)

˹But˺ on that Day the residents of Paradise will have the best settlement and the finest place to rest.

فیصلے کے دن (یوم الفصل) کی تفصیلات

حدیث: مومن کے لئے قیامت کا دن اتنا ہلکا اور آسان ہو گا کہ جتنے میں دنیا میں ایک فرض نماز ادا کرلینا۔(مسند احمد)

منکرین کیلئے اس دن کو یوم عسیر (مشکل ترین دن) کہا گیا۔(فرقان۔26)

بری صحبت کا نتیجہ

The consequences of bad friendship

يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا

ہائے افسوس!کاش میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا۔(فرقان۔28)

Woe to me! I wish I had never taken so-and-so as a close friend.

دوستی کا معیار

اچھی صحبت سے انسان اچھا اور بری صحبت سے انسان برا بنتا ہے۔ اکثر لوگوں کی گمراہی کی وجہ غلط دوستوں کا انتخاب اور صحبت بد کا اختیار کرنا ہی ہے۔

کون سے دوست بہتر ہیں؟

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ سے پوچھا گیا: ہمارے لیے کون سے ہم نشین بہتر ہیں؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: من ذکر کم باللہ رویتہ وزاد فی علمکم منطقہ وذکرکم بالاخرۃ عملہ۔

1۔ جسے دیکھ کر تمہیں اللہ کی یاد آئے۔

2۔ جس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافے کا سبب بنے۔

3۔ اور جس کے اعمال تمہیں آخرت کی یاد دلائیں۔ (مجمع الزوائد۔باب ای الجلساء خیر)

حدیث: المرء علٰی دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل۔

آدمی اپنے دوست کے دین (عادات و اطوار) پر چلتا ہے، تمہیں چاہیئے کہ دیکھو کس کو اپنا دوست بنا رہے ہو۔

اچھے دوست کی مثال۔ خوشبو کی دکان، کچھ نہ بھی خریدو تو خوشبو مفت میں مل جاتی ہے۔

انسان سب سے زیادہ اپنے دوستوں کا اثر قبول کرتا ہے۔ جس طرح ہوا پھولوں سے گزرتی ہے تو اپنے ساتھ خوشبو لے آتی ہے، اسی طرح جب گندگی کے ڈھیر سے گزرتی ہے تو اپنے ساتھ بدبو لے آتی ہے۔

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ برے دوست کی صحبت انسان کے لیے شیطان سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ اس لیے کہ شیطان انسان کے اندر صرف وسوسے ڈالتا ہے، لیکن برا دوست انسان کو برائی کرنے پر مجبور کرتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ نشہ کرنے والوں کی صحبت میں رہنے والے بچے بھی نشہ کرنے لگتے ہیں۔

جب کہ نیک اور اچھے لوگوں کی صحبت میں بچے اچھے اخلاق و اطوار سیکھتے ہیں۔

شاعر کہتا ہے:

ے عن المرءِ لا تسئل وسل عن قرینہ

فکل قرین بالمقارن یقتدی

انسان کے بارے میں نہ پوچھ بلکہ اس کے ساتھیوں کا حال دریافت کرلے کیونکہ ہر ساتھی اپنے ساتھی کا ہی پیروکار ہوتا ہے۔

حدیث: حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں کہ نیک انسان کی صحبت، اکیلے رہنے سے بہتر ہے اور اکیلے رہنا برے دوستوں سے بہتر ہے۔

اچھی صحبت تعمیری سوچ پیدا کرتی ہے اور نیک کاموں کی طرف مائل کرتی ہے۔

مدد کا جذبہ، دردمندی اور احساس ذمہ داری پیدا کرتی ہے۔

جب کہ بری صحبت برے کاموں کی طرف لے جاتی ہے۔

لڑائی جھگڑے، بدتمیزی اور نافرمانی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

پڑھائی سے اجتناب، مقصد زندگی سے دوری وغیرہ پیدا ہوتی ہے۔

اس طرح آہستہ آہستہ وہ سماج کے لیے بوجھ بن جاتے ہیں۔

حضرت مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں کہ تم نیک لوگوں کے ساتھ پتھر منتقل کرو، یہ اس سے بہتر ہے کہ برے لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر حلوہ کھاؤ۔

اللہ کے رسولؐ کی صحبت میں صحابہ و صحابیات کی شخصیت درخشندہ ستاروں کی مانند پروان چڑھی، جو رہتی دنیا تک مشعل راہ ہے۔

قرآن کو پس پشت نہ ڈالو

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا۔

اور رسول کہے گا اے میرے رب بے شک میری قوم نے اس قرآن کو نظر انداز کر رکھا تھا۔(فرقان۔30)

And the Messenger has said, "O my Lord, indeed my people have taken this Quran as [a thing] abandoned.

مھجورا یعنی قرآن کو چھوڑنے اور پس پشت ڈالنے کیا مراد ہے؟

مھجورا سے مراد یعنی قرآن کا ترک اور اس کا چھوڑ دینا ہے، جس کے خلاف قیامت والے دن اللہ کے پیغمبر اللہ کی بارگاہ میں استغاثہ دائر فرمائیں گے۔

قرآن کو سمجھنے کی کوشش نہ کرنا گناہ کبیرہ ہے

اس سے ظاہر یہ ہے کہ قرآن کو مہجور و متروک کر دینا منکرین کی روش ہے۔ اگر کوئی مسلمان بھی قرآن نہ پڑھے تو وہ بھی اس وعید میں داخل ہے۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ جو مسلمان قرآن پر ایمان تو رکھتے ہیں مگر نہ اس کی تلاوت کی پابندی کرتے ہیں نہ اس پر عمل کرنے کی وہ بھی اس حکم میں داخل ہیں۔

حدیث: حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: من تعلم القران وعلق مصحفه لم يتعاهده ولم ينظر فيه جاء يوم القيمة متعلقا به يقول يا رب العلمين ان عبدک هذا اتخذني مهجورا فاقض بيني و بينه۔ ذكره الثعلبى۔

جس شخص نے قرآن پڑھا مگر پھر اس کو بند کر کے گھر میں معلق کر دیا، نہ اس کی تلاوت کی پابندی کی نہ اس کے احکام میں غور وفکر (تدبّر) کیا، قیامت کے روز قرآن اس کے گلے میں پڑا ہوا آئے گا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکایت کرے گا کہ آپ کے اس بندہ نے مجھے چھوڑ دیا تھا اب آپ میرے اور اس کے معاملہ کا فیصلہ فرمادیں۔ (قرطبی)

قرآن کو چھوڑنے (نظر انداز کرنے۔ ہجران) کی کئی صورتیں ہیں:

اس پر ایمان نہ لانا اور عمل نہ کرنا بھی نظر انداز کرنا ہے۔

قرآن کی تلاوت نہ کرنا بھی نظر انداز کرنا ہے۔

قرآن کو سمجھنے کی کوشش نہ کرنا بھی نظر انداز کرنا ہے۔

یاد (حفظ) کر کے جان بوجھ کر بھلا دینا بھی نظر انداز کرنا ہے۔

قرآن پڑھے جانے کے وقت شور کرنا، تاکہ قرآن نہ سنا جا سکے، یہ بھی نظر انداز کرنا ہے۔

اس پر تدبّر یعنی غور وفکر نہ کرنا بھی نظر انداز کرنا ہے۔

اور اس کے اوامر پر عمل اور نواہی سے اجتناب نہ کرنا بھی نظر انداز کرنا ہے۔

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر

اور ہم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

اپنی نفسانی خواہشات کو اپنا معبود نہ بناؤ

اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ

کبھی تم نے اُس شخص کے حال پر غور کیا ہے جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا خدا بنالیا ہو؟۔(فرقان۔43)

Have you seen ˹O Prophet˺ the one who has taken their own desires as their god?

مظاہر فطرت اور اللہ کی نشانیاں

اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے سائے کو کس طرح پھیلا دیا ہے؟ اگر چاہتا تو اسے ٹھہرا ہوا ہی کر دیتا۔ پھر ہم نے آفتاب کو اس پر دلیل بنایا۔(فرقان۔45)

Have you not seen how your Lord extends the shade—He could have simply made it ˹remain˺ still if He so willed—then We make the sun its guide.

اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ: دھوپ اور چھاؤں دونوں ایسی نعمتیں ہیں کہ ان کے بغیر انسانی زندگی اور اس کے کاروبار نہیں چل سکتے۔ ہر وقت ہر جگہ دھوپ ہی دھوپ ہو جائے تو انسان اور ہر جاندار کے لئے کیسی مصیبت ہو جائے۔ یہ تو ظاہر ہے اور سایہ کا بھی یہی حال ہے کہ اگر ہر جگہ ہر وقت سایہ ہی رہے کبھی دھوپ نہ آئے تو انسان کی صحت و تندرستی نہیں رہ سکتی، اور بھی ہزاروں کاموں میں خلل آئے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں نعمتیں اپنی قدرت کاملہ سے پیدا فرمائیں اور انسانوں کے لئے ان کو موجب راحت و سکون بنایا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے اس دنیا میں پیدا ہونے والی تمام اشیاء کو خاص خاص اسباب کے ساتھ مربوط کردیا ہے کہ جب وہ اسباب موجود ہوتے ہیں تو یہ چیزیں موجود ہوجاتی ہیں جب نہیں ہوتے تو یہ چیزیں بھی نہیں رہتیں۔غلہ اور گھاس اگانے کا سبب زمین اور پانی اور ہوا کو بنا رکھا ہے روشنی کا سبب آفتاب مہتاب کو بنا رکھا ہے۔بارش کا سبب بادل اور ہوا کو بنا رکھا ہے اور ان اسباب اور ان مرتب ہونے والے اثرات میں ایسا مستحکم اور مضبوط ربط قائم فرمادیا ہے کہ ہزاروں سال سے بغیر کسی ادنی فرق کے چل رہے ہیں۔آفتاب اور اس کی حرکت اور اس سے پیدا ہونے والے دن رات اور دھوپ چھاؤں پر نظر ڈالو تو ایسا مستحکم نظام ہے کہ صدیوں بلکہ ہزاروں سال میں ایک منٹ بلکہ ایک سیکنڈ کا فرق نہیں آتا۔نہ کبھی آفتاب وماہتاب وغیرہ کی مشینری میں کوئی کمزوری آتی ہے،نہ کبھی ان کو اصلاح ومرمت کی ضرورت ہوتی ہے جب سے دنیا وجود میں آئی ایک انداز ایک رفتار سے چل رہے ہیں حساب لگا کر ہزار سال بعد تک کی چیزوں کا وقت بتلایا جاسکتا ہے۔

سبب اور مسبب کا یہ مستحکم نظام جو اللہ تعالیٰ کی قدرت کا شاہکار اور اس کی حکمت بالغہ کی برہان قطعی ہے مگر لوگوں کی نظر میں یہ اسباب ہی رہ گئے اور مسبب الاسباب ہستی جو ان اسباب کی پیدا کرنے والی ہے وہ اسباب کے پردوں میں مستور ہوگئی۔اس لئے انبیاء(علیہم السلام)اور آسمانی کتابیں انسان کو بار بار اس پر تنبہ کرتی ہیں کہ ذرا نظر کو بلند اور تیز کرو،اسباب کے پردوں کے پیچھے دیکھو کون اس نظام کو چلا رہا ہے؟تاکہ حقیقت تک پہنچو۔اسی سلسلے میں یہ آیت ہے:اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ۔میں غافل انسان کو متنبہ کیا جارہا ہے کہ تو روزانہ دھوپ،سایہ کا مشاہدہ کرتا ہے۔ہر انسان اس دھوپ اور چھاؤں کے فوائد ہر روز حاصل کرتا ہے اور اس کی آنکھیں دیکھتی ہیں کہ یہ سب کچھ آفتاب کے طلوع ہونے پھر بلند ہونے پھر غروب کی طرف مائل ہونے کے لازمی نتائج وثمرات ہیں،لیکن آفتاب کے کرہ کی تخلیق پھر اس کے ایک خاص نظام کے تحت باقی رکھنے کا کام کس نے کیا،یہ آنکھوں سے نظر نہیں آتا اس کیلئے دل کی آنکھیں اور بصیرت درکار ہے۔آیت مذکورہ میں یہی بصیرت انسان کو دینا مقصود ہے کہ یہ سایوں کا بڑھنا گھٹنا اگرچہ تمہاری نظروں میں آفتاب سے متعلق ہے مگر اس پر بھی تو غور کرو کہ آفتاب کو اس شان کے ساتھ کس نے پیدا کیا اور اس کی حرکت کو ایک خاص نظام کے اندر کس نے باقی رکھا،جس کی قدرت کاملہ نے یہ سب کچھ کیا ہے وہ ہی درحقیقت اس دھوپ چھاؤں کی نعمتوں کا عطا کرنے والا ہے اگر وہ چاہتا تو اس دھوپ چھاؤں کو ایک حالت پر قائم کردیتا جہاں دھوپ ہے وہاں ہمیشہ دھوپ رہتی،جہاں چھاؤں ہے ہمیشہ چھاؤں رہتی مگر اس کی حکمت نے انسانی ضروریات فوائد پر نظر کرکے ایسا نہیں کیا:وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا۔کا یہی مطلب ہے۔

دن،رات کا تغیر:انسان کیلئے نعمت اور سکون کا ذریعہ

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا

اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے رات کو پوشاک (کی طرح ڈھانک لینے والا) بنایا اور نیند کو (تمہارے لئے) آرام (کا باعث) بنایا اور دن کو (کام کاج کے لئے) اٹھ کھڑے ہونے کا وقت بنایا۔ (فرقان۔47)

He is the One Who has made the night for you as a cover, and ˹made˺ sleep for resting, and the day for rising.

نیند اور سکون: اللہ کی عظیم نعمت

والنّوم سباتاً: سبات کے معنی کاٹنے کے ہوتے ہیں۔ نیند انسان کے جسم کو عمل سے کاٹ دیتی ہے، جس سے اس کو راحت میسر آتی ہے۔ نیند کو موت کی بہن بھی کہا جاتا ہے۔ دن کو انسان اس نیند سے بیدار ہو کر کاروبار اور تجارت کے لئے پھر اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ صبح بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں (ایک لحاظ سے) موت کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اکٹھے ہونا ہے۔

اس آیت میں رات کو لباس کے لفظ سے تعبیر فرمایا کہ جس طرح لباس انسان کے پورے بدن کا ساتر ہے اسی طرح رات ایک قدرتی پردہ کی چادر ہے جو پوری کائنات پر ڈال دی جاتی ہے۔ سباتا، سبت سے مشتق ہے جس کے اصل معنی قطع کرنے کے ہیں۔ سبات وہ چیز ہے جس سے کسی دوسری چیز کو قطع کیا جائے۔ نیند کو اللہ تعالیٰ نے ایسی چیز بنایا ہے کہ دن بھر کی محنتوں کا تکان اور کمزوری اس سے قطع ہو جاتی ہے۔ افکار و خیالات منقطع ہو کر دماغ کو آرام ملتا ہے اس لئے سبات کا ترجمہ راحت کا کیا جاتا ہے۔ معنی آیت کے یہ ہو گئے کہ ہم نے رات کو ایک چھپانے والی چیز بنایا پھر اس میں انسان اور سارے جانداروں پر نیند مسلط کر دی جو ان کے آرام و راحت کا سامان ہے۔

یہاں کئی چیزیں قابل غور ہیں:

اول یہ کہ نیند کا راحت ہونا تو ہر شخص جانتا ہے مگر انسانی فطرت یہ ہے کہ روشنی میں نیند آنا مشکل ہوتا ہے اور آ بھی جائے تو جلد آنکھ کھل جاتی ہے۔ حق تعالیٰ نے نیند کے مناسب رات کو تاریک بھی بنایا اور ٹھنڈا بھی۔ اسی طرح رات خود ایک نعمت ہے اور نیند دوسری نعمت، اور تیسری نعمت یہ ہے کہ سارے جہان کے انسانوں جانوروں کی نیند ایک ہی وقت رات میں جبری کر دی۔ ورنہ اگر ہر انسان کی نیند کے اوقات دوسرے انسان سے مختلف ہوتے تو جس وقت کچھ لوگ سونا چاہتے دوسرے لوگ کاموں

میں مصروف اور شور شغب کا سبب بنے رہتے۔ اسی طرح جب دوسروں کے سونے کی باری آتی تو اس وقت کام کرنے والے چلنے پھرنے والے ان کی نیند میں خلل انداز ہوتے۔ اس کے علاوہ ہر انسان کی ہزاروں حاجتیں دوسرے انسانوں سے وابستہ ہوتی ہیں باہمی تعاون وتناصر اور کاموں میں بھی شدید حرج ہوتا کہ جس شخص سے آپ کو کام ہی اس کے سونے کا وقت ہے اور جب اس کے جاگنے کا وقت آئے گا تو آپ کا سونے کا وقت ہو گا۔

رحمت کی ہواؤں کا ذکر

وَهُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ بُشْرًاۢ بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا

اور وہی تو ہے جو اپنی رحمت سے پہلے خوشخبری لانے والی ہوائیں چلاتا ہے اور ہم نے آسمان سے پاک پانی نازل فرمایا۔(فرقان۔48)

And He is the One Who sends the winds ushering in His mercy, and We send down pure rain from the sky,

مرج البحرین۔ اللہ کی قدرت

وَهُوَ الَّذِیْ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَیْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا۔

اور وہی ہے جس نے دو سمندروں (پانیوں) کو ملا دیا۔ یہ (ایک) میٹھا نہایت شیریں ہے اور یہ (دوسرا) کھاری نہایت تلخ ہے۔ اور اس نے ان دونوں کے درمیان ایک پردہ اور مضبوط رکاوٹ بنا دی۔(فرقان۔53)

And He is the One Who merges the two bodies of water: one fresh and palatable and the other salty and bitter, placing between them a barrier they cannot cross.

مرج البحرین سے کیا مراد ہے؟

بعض مفسرین نے مرج البحرین کا ترجمہ کیا ہے خلق المائین: یعنی دو پانی پیدا کیے ایک میٹھا اور دوسرا کھاری۔

میٹھا پانی تو وہ ہے جو نہروں چشموں اور دریاؤں کی شکل میں پایا جاتا ہے جس کو انسان اپنی ضروریات کے لیے استعمال کرتا ہے اور کھاری پانی وہ ہے جو مشرق و مغرب میں پھیلے ہوئے بڑے بڑے سمندروں میں ہے۔

زمین کا تین چوتھائی حصہ سمندر ہیں اور ایک چوتھائی حصہ خشکی کا ہے جس میں انسانوں اور حیوانوں کا بسیرا ہے۔

یہ سمندر ساکن ہیں البتہ ان میں مدوجزر ہوتا رہتا ہے اور موجوں کا تلاطم جاری رہتا ہے۔ دوسری طرف اس سمندری پانی کی انسانوں کو ضرورت بھی ہے کیونکہ خشکی کا پانی ناکافی ہے۔ تو اللہ ربّ العالمین نے ان سمندروں کو انسانوں کیلئے واٹر سٹورج بنا دیا۔ سمندری پانی کے کھاری رکھنے میں اللہ تعالٰی کی بڑی حکمت ہے۔ میٹھا پانی زیادہ دیر تک کہیں ٹھہرا رہے تو وہ خراب ہو جاتا ہے اس کے ذائقے رنگ یا بو میں تبدیلی آجاتی ہے کھاری پانی خراب نہیں ہوتا نہ اس کا ذائقہ بدلتا ہے نہ رنگ اور بو۔

اگر ان ساکن سمندروں کا پانی بھی میٹھا ہوتا تو اس میں بدبو پیدا ہو جاتی جس سے انسانوں اور حیوانوں کا زمین میں رہنا مشکل ہو جاتا اس میں مرنے والے جانوروں کی سڑاند اس پر مستزاد۔ اللہ کی حکمت کہ لاکھوں برس سے یہ سمندر موجود ہیں اور ان میں کھربوں جانور مرتے رہتے ہیں اور انہیں سمندروں میں گل سڑ جاتے ہیں لیکن اللہ نے ان میں نمکیات کی اتنی مقدار رکھ دی ہے کہ وہ اس کے پانی میں ذرا بھی بدبو پیدا نہیں ہونے دیتی۔ اسی طرح بیک وقت کھربوں آبی جانور ان میں رہتے ہیں جن کا بول و براز بھی ان پانیوں میں شامل ہوتا رہتا ہے۔ لیکن ان نمکین سمندروں سے جب بارشی ہوائیں اور بادل اٹھتے ہیں تو وہی نمکین پانی میٹھا ہو جاتا ہے اور پاک بھی رہتا ہے۔ بلاشبہ یہ اللہ ربّ العالمین کی بہت بڑی حکمت ہے اور دراصل اہل زمین پر بہت بڑا احسان بھی ہے۔

آبائی گمراہی اور مشرکانہ روایات

فرقان۔55

اللہ پر توکل اور تسبیح و تحمید

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا

اور آپ اس (ہمیشہ) زندہ رہنے والے (رب) پر بھروسہ کیجئے جسے کبھی موت نہیں۔ اور اس کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہئے، اور اس کا اپنے بندوں کے گناہوں سے باخبر ہونا کافی ہے۔ (فرقان۔58)

Put your trust in the Ever-Living, Who never dies, and glorify His praises. Sufficient is He as All-Aware of the sins of His servants.

استواء علی العرش۔ متشابہات میں سے ہے۔

قول امام مالک رح:

الاستواء حق والایمان بہ واجب و کیفیّتہ مجہول والسّوال عنہ بدعة

اللہ کا اپنے عرش پر مستوی ہونا برحق ہے، اس پر ایمان ضروری ہے، اسکی کیفیّت معلوم نہیں، اس پر سوال اٹھانا بدعت ہے (کیونکہ یہ متشابہات میں سے ہے)۔

بابرکت ہستی جس نے کائنات بنائی:

تَبٰرَكَ الَّذِىْ جَعَلَ فِى السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا

بابرکت ہے وہ جس نے آسمان میں برج بنائے اور اس میں آفتاب بنایا اور منور مہتاب بھی۔ (فرقان۔61)

Blessed is the One Who has placed in the sky great Stars (Planets) and placed therein a ⌈radiant⌉ lamp and a luminous moon.

عبادالرّحمٰن۔ اللہ کے نیک بندوں کی صفات

قرآن کریم نے ایسے مخصوص بندوں کو عبادالرحمٰن کا لقب عطا فرمایا جو ان کا سب سے بڑا اعزاز ہے۔

آیات مذکورہ میں اللہ کے مخصوص اور مقبول بندوں کی تیرہ صفات وعلامات کا ذکر آیا ہے جن میں عقائد کی درستی اور اپنے ذاتی اعمال میں خواہ وہ بدن سے متعلق ہوں یا مال سے، سب میں اللہ و رسول کے احکام اور مرضی کی پابندی۔ دوسرے انسان کے ساتھ معاشرت اور تعلقات کی نوعیت، رات دن کی عبادت گزاری کے ساتھ خوف خدا۔ تمام گناہوں سے بچنے کا اہتمام اور اپنے ساتھ اپنی اولاد و ازواج کی اصلاح کی فکر وغیرہ شامل ہیں۔

ان کا سب سے پہلا وصف **عباد** ہونا ہے۔عباد عبد کی جمع ہے عبد کا ترجمہ ہے بندہ جو اپنے آقا کا مملوک ہو،اس کا وجود اور اس کے تمام اختیارات و اعمال آقا کے حکم و مرضی پر دائر ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کا بندہ کہلانے کا مستحق وہی شخص ہو سکتا ہے جو اپنے عقائد و خیالات کو اور اپنے ہر ارادے اور خواہش کو اور اپنی ہر حرکت و سکون کو اپنے رب کے حکم اور مرضی کے تابع رکھے ہر وقت گوش بر آواز رہے کہ جس کام کا حکم ہو وہ بجالاؤں۔

مومنوں کا کردار

سورۃ فرقان۔آیات۔63 تا76

تواضع وانکساری،وقار وسکینت

ہٹ دھرمی کے جواب میں طرزِ عمل

جہلاء سے الجھاؤ پیدا نہیں کرتے۔سلام متارکت

قیام اللیل کا اہتمام

عذابِ جہنم سے بچاؤ کی دُعا

اخراجات میں میانہ روی

کبیرہ گناہوں سے اجتناب

اکبر الکبائر۔شرک سے اجتناب

قتل ناحق سے اجتناب

جنسی بے راہ روی سے اجتناب

اعتدال کے ساتھ خرچ کرنا

جھوٹی گواہی سے اجتناب

لغویات سے اعراض

اپنے بیوی، بچوں کیلئے دعا

عبادالرّحمٰن کی خصوصیات

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا

رحمان کے (اصلی) بندے وہ ہیں جو زمین پر نرم (عاجزی اور وقار کے ساتھ) چلتے ہیں۔ اور جب بے علم لوگ ان سے بحث مباحثہ کرنے لگتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ سلام (سلام کہہ کر بحث کو ختم کر دیتے ہیں)۔(فرقان۔63)

The ⌜true⌝ servants of the Most Compassionate are those who walk on the earth humbly, and when the ignorant address them ⌜improperly⌝, they only respond with peace.

اللہ کے مومن بندوں کے اوصاف بیان ہو رہے ہیں کہ وہ زمین پر سکون و وقار کے ساتھ، تواضع، عاجزی سے چلتے ہیں۔ تکبر، تجبر، فساد اور ظلم و ستم نہیں کرتے۔

قیام الیل، تہجد کی فضیلت

ترمذی نے حضرت ابوامامہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیام اللیل، تہجد کی پابندی کرو کیونکہ وہ تم سے پہلے بھی سب نیک بندوں کی عادت رہی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے تم کو قریب کرنے والی اور سیئات کا کفارہ ہے اور گناہوں سے روکنے والی چیز ہے۔(مظہری)

حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا کہ جس شخص نے عشاء کے بعد دو یا زیادہ رکعتیں پڑھ لیں وہ بھی اس حکم میں داخل ہے کہ باتاللہ ساجدا و قائما۔(مظہری از بغوی)

حدیث: حضرت عثمان غنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرلی تو آدھی رات عبادت میں گزارنے کے حکم میں ہو گیا اور جس نے صبح کی نماز جماعت سے ادا کرلی وہ باقی آدھی رات بھی عبادت میں گزارنے والا سمجھا جائے گا۔(مسلم)

جہالت کا جواب جہالت نہیں

وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا۔(فرقان۔63)

اور جب بے علم لوگ ان سے بحث مباحثہ کرنے لگتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ سلام (سلام کہہ کر بحث کو ختم کر دیتے ہیں)۔(فرقان۔63)

And when the ignorant address them ⌜improperly⌝, they only respond with greetings of peace. (25:63)

The word "ignorant" in this verse refers to a person who acts like an ignorant person regardless of whether he is an educated person or not. Also, the word *Salam* (peace) is not used here in its customary sense of greeting, but for any word causing peace. What is meant here is that in response to ignorance and rude behaviour they answer with calmness so that others are not offended. The intended meaning is that they do not avenge from those who talk to them with rude words. The same thing has been expressed in Surah Al-Qasas Ayat 55: "And when they hear something vain and absurd they turn away from it, saying, our deeds are for us and your deeds are for you, peace be to you, we have nothing to do with the ignorant".

کسی عربی شاعر نے بڑے خوبصورت اشعار میں بڑی حکمت کی بات لکھی ہے:

وذی سفہ یخاطبنی بجھل

فاکرہ ان اکون لہ مجیبا

یزید سفاھۃ وازید علماً

کعود زادہ الاحراق طیب

ترجمہ: کئی نا سمجھ لوگ جہالت کے ساتھ مجھے مخاطب کرتے ہیں تو میں ان کو جواب دینا پسند نہیں کرتا۔ان کی نا سمجھی جتنی بڑھتی جاتی ہے، میرا تحمل بھی اتنا ہی بڑھتا چلا جاتا ہے، جیسے خوشبودار لکڑی (جیسے صندل) کو جتنا جلاؤ، اس کی خوشبو اور پھیلتی جاتی ہے۔

English Translation: **Many ignorant people address me with ignorant and rude behaviour, so I do not like to answer them. The more their ignorance increase, the more my**

patience increase, just like the more you burn fragrant wood (e.g. sandalwood), the more its fragrance spreads.

توبہ اور نیک اعمال کا اجر

إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُوْلَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا۔

ہاں مگر جو کوئی توبہ کرلے، ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے تو اللہ ایسے لوگوں کے گناہوں کو نیکیوں سے تبدیل کردے گا اور اللہ بہت بخشنے والا اور مہربان ہے۔(الفرقان۔70)

As for those who repent, believe, and do good deeds, they are the ones whose evil deeds Allah will change into good deeds. For Allah is All-Forgiving, Most Merciful.

اپنی فیملی کیلئے دعا

Special Dua for your Family

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا

اور یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔(فرقان۔74)

They are˺ those who pray, "Our Lord! Bless us with ˹pious˺ spouses and offspring who will be the joy of our hearts, and make us models for the righteous."

آنکھوں کی ٹھنڈک بنانے سے مراد حضرت حسن بصری کی تفسیر کے مطابق یہ ہے کہ ان کو اللہ کی اطاعت میں مشغول دیکھے یہی ایک انسان کے لئے آنکھوں کی اصلی ٹھنڈک ہے اور اگر اولاد و ازواج کی ظاہری صحت و عافیت اور خوش حالی بھی اس میں شامل کی جائے تو وہ بھی درست ہے۔

یہاں اس دعا سے اس طرف اشارہ ہے کہ اللہ کے مقبول بندے صرف اپنے نفس کی اصلاح اور اعمال صالحہ پر قناعت نہیں کرلیتے بلکہ اپنی اولاد اور فیملی کی اصلاح اعمال واخلاق کی بھی فکر کرتے ہیں اور اس کے لئے کوشش کرتے رہتے ہیں۔اسی کوشش میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ان کی صالحیت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا رہتے ہیں۔

سورہ الشعراء

Chapter-26: The Poets

سورۃ شعراء مکی سورت ہے اور اس میں 227 آیات ہیں۔

حضورﷺ کی لوگوں کی ہدایت کیلئے غمخواری اور ہمدردی

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَ لَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ

اے محمدؐ،شاید تم اس غم میں اپنی جان کھو دوگے کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔(شعراء۔2)

Perhaps, [O Muhammad], you would lose yourself with grief that they will not be believe.

انسانیت کی ہدایت کی تڑپ

نبی اکرم ﷺ کو انسانیت سے جو ہمدردی اور ان کی ہدایت کے لئے جو تڑپ تھی،اس آیت میں اس کا اظہار ہے۔

تذکرہ انبیاءؑ۔(آیات 10 تا 189)

پیغمبرانہ منہاج دعوت،

اللہ جل شانہ اور موسیٰؑ کے مکالمات

ان کی تفصیلات سورۃ اعراف اور سورۃ طٰہٰ کی تفسیر میں گذر چکی ہیں۔

اللہ تعالٰی نے تسلی دی کہ تم دونوں (موسیٰؑ اور ھارونؑ) جاؤ، میرا پیغام ان کو پہنچاؤ، تمہیں جو اندیشے لاحق ہیں ان سے ہم تمہاری حفاظت کریں گے۔

دعوت و تبلیغ کا اہم اصول

نرمی اور محبت

فرعون کو نرم لہجے میں دعوت تاکہ شاید نصیحت حاصل کرے۔(طٰہٰ۔44)

Speak to him (Pharaoh) gently, so perhaps he may be mindful ˹of Me˺ or fearful.

ابراھیمؑ کا اللہ پر ایمان کا اظہار:

وَ الَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ۔ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ۔

اور وہی ہے جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔۔۔(شعراء۔79۔80)

˹He is˺ the One Who provides me with food and drink.

And when I am ill, it is He who cures me.

بیماری اور شفاء

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ۔

اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔۔۔(شعراء۔79۔80)

Illness and Cure

And when I am ill, it is He who cures me.

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

کسی مسلمان کو جو بھی دکھ یا بیماری یا فکر یا غم یا کوئی تکلیف پہنچتی ہے، یہاں تک کہ اگر اسے کانٹا بھی چبھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اس کے گناہ کم کر دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حدیث: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں سات کاموں کے کرنے کا حکم دیا:

1۔ جنازہ کے ساتھ چلنا۔

2۔ مریض کی عیادت کرنا۔

3۔ دعوت قبول کرنا۔

4۔ مظلوم کی مدد کرنا۔

5۔ قسم یا حلف کو پورا کرنا۔

6۔ سلام کا جواب دینا۔

7۔ چھینک پر یرحمک اللہ کہنا۔

حسن بصریؒ کا قول ہے:

حسّنوا اموالکم بالذکوٰۃ و داووٗ مرضاکم بالصدقہ واستقبلو امواج البلاء بالدّعا۔

یعنی اپنے مالوں کو زکوٰۃ کے ذریعے پاک صاف بناؤ،

اپنے بیماروں کا علاج صدقہ کے ذریعے کرو

اور مصیبتوں اور پریشانیوں کا مقابلہ دعا کے ذریعے کرو۔

بیماری اور عیادت

حدیث: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اے آدم کے بیٹے! میں بیمار پڑا اور تو نے میری عیادت نہیں کی۔ بندہ کہے گا، پروردگار! آپ ساری کائنات کے رب، بھلا میں آپ کی عیادت کیسے کرتا؟ اللہ فرمائے گا: میرا فلاں بندہ بیمار پڑا تو تو نے اس کی عیادت نہیں کی، اگر تو اس کی عیادت کو جاتا تو مجھے وہاں پاتا۔ (مسلم)

حدیث: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں:

: پوچھا گیا یارسول اللہؐ! وہ کیا کیا ہیں؟ فرمایا:

جب تم مسلمان بھائی سے ملو تو اس کو سلام کرو۔

جب وہ تمہیں مدعو کرے تو اس کی دعوت قبول کرو۔

جب وہ تم سے نیک مشورے کا طالب ہو تو اس کی خیر خواہی کرو اور نیک مشورہ دو۔

جب اس کو چھینک آئے اور وہ الحمدللہ کہے تو اس کے جواب میں کہو: یرحمک اللہ۔

جب وہ بیمار پڑ جائے تو اس کی عیادت کرو۔

اور جب وہ مرجائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

جب کوئی بندہ اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے۔ یا اس سے ملاقات کے لئے جاتا ہے۔ تو ایک پکارنے والا آسمان سے پکارتا ہے تم اچھے رہے، تمہارا چلنا اچھا رہا، تم نے اپنے لیے جنت میں ٹھکانہ بنالیا۔ (ترمذی)

حدیث: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ:

جب کوئی صبح کے وقت اپنے بھائی کی عیادت کے لئے جاتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں، اور اگر وہ شام کے وقت عیادت کے لیے جاتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں، اور اس کے لئے جنت میں خریف (پکے ہوئے پھل) ہوتے ہیں۔

قلب سلیم

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَۙ۔ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍؕ

جس دن کہ مال اور اولاد کچھ کام نہ آئے گی۔ مگر جو اللہ کے پاس پاک دل لے کر آیا۔(شعراء۔89)

Pure and Sound Heart

The Day when neither wealth nor children will be of any benefit. Only those who come before Allah with a pure heart ˹will be saved˺

قلب سلیم سے کیا مراد ہے؟

What is Pure Heart?

قلب سلیم سے مراد پاک صاف دل ہے۔

ایسا نفیس اور خوبصورت دل ہے جو ان تمام صفات سے متصف ہے جو اللہ کو ایک مومن سے مطلوب ہیں یعنی:

ایمان

اخلاص

اللہ ورسولؐ کی محبت واطاعت

مخلوق خدا کی خدمت

ہمدردی، محبت ورحمت، خداترسی، یقین وغیرہ

دوسرا اہم نکتہ جو سورۃ الشعراء کی اس آیت سے معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ جب تک دل صاف نہ ہو گا کوئی عمل قابل قبول نہیں ہو سکتا۔

انّ اللہ لا یقبل من العمل الا کان لہ خالصاً وابتغی بھا وجھہ۔

اللہ تعالیٰ وہی عمل قبول فرماتے ہیں جو خالص اسی کے لیے اور اس کی رضا کے لیے کیا جائے۔

دعا: قلباً خاشعاً۔ ڈرنے والا دل،

قرآن کی صفات

وانّہٗ لتنزیل ربّ العالمین۔

اور بیشک وشبہ یہ (قرآن) رب العالمین کا نازل فرمایا ہوا ہے۔۔(شعراء۔192)

This is certainly a revelation from the Lord of all worlds.

حضور ﷺ کو ہدایات

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَۙ

اور اپنے قریب کے رشتہ داروں کو ڈر سنا دو۔(شعراء۔214)

And warn ⌜all, starting with⌝ your closest relatives

شعراء کی اقسام۔خامیاں اور صفات،

یقولون مالا یفعلون۔(شعراء۔226)

بعض شعراء ایسے دعوے کرتے ہیں جو کرتے نہیں۔

مذموم شاعری:

جھوٹ،

بے راہ روی،

غلو

افراط اور تفریط پر مبنی شاعری سے اجتناب

سچ پر مبنی شاعری کا استثناء

الّا الّذین آمنو۔۔۔(شعراء۔227)

حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

حمد و نعت

پاکیزہ اور مثبت سوچ اور فکر پر مبنی اشعار

سورہ النّمل

Chapter-27: The Ants

سورۃ نمل مکی سورت ہے اور اس میں 93 آیات ہیں۔

نمل، چیونٹی کو کہتے ہیں۔ اس سورت میں چیونٹیوں کا ایک واقعہ نقل کیا گیا ہے، جس کی وجہ سے اس کو سورہ نمل کہا جاتا ہے۔

قرآن کے مزید نام

کتاب مبین

طٰسٓ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ۔ هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ۔

طس، یہ آیتیں ہیں قرآن کی (یعنی واضح) اور روشن کتاب کی۔ ہدایت اور خوشخبری ایمان والوں کے لئے۔

(نمل۔-2-1)

Ṭâ-Sĩn. These are the verses of the Quran; the clear Book.

مومنین کی مزید صفات

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ

جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ (نمل۔3)

⸢those⸣ who establish prayer, pay Zakaat, and have sure faith in the Hereafter.

آگ لینے گئے رسالت مل گئی

موسیٰؑ آگ کی تلاش میں نکلے خدا مل گیا

انّی آنست نارا۔(نمل۔7)

آگ کے بجائے نور لے آئے،

داودؑ و سلیمانؑ کا تذکرہ

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰی كَثِیْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ

ہم نے داؤدؑ و سلیمانؑ کو (غیر معمولی) علم عطا کیا اور انہوں نے کہا کہ شکر ہے اُس خدا کا جس نے ہم کو اپنے بہت سے ایماندار بندوں پر فضیلت عطا کی۔(نمل۔15)

Indeed, We granted knowledge to David and Solomon.

And they said ⸢in acknowledgment⸣: All praise is for Allah Who has privileged us over many of His faithful servants.

حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام پر خصوصی انعامات

سلیمانؑ کی سلطنت کا تذکرہ

اگلی آیات میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی انفرادی خصوصیت و فضیلت کا ذکر ہے، جس میں وہ پوری تاریخ انسانیت میں ممتاز ہیں کہ ان کی حکمرانی صرف انسانوں پر ہی نہ تھی بلکہ جنات، حیوانات اور چرند پرند حتّٰی کہ ہوا تک ان کے ماتحت تھی۔(وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَیْءٍ۔(نمل۔16)

سلیمانؑ کی مسکراہٹ

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا۔

اس کی اس بات سے حضرت سلیمان مسکرا کر ہنس دیئے۔۔۔(نمل۔19)

So Solomon smiled in amusement at her words

مسکراہٹ سنّت انبیاءؑ

سنّت رسولؐ۔ حضور ﷺ خوش مزاج اور مسکراہٹیں بکھیرنے والے تھے

Smile is Sunnah

حدیث: لا تحقرنّ من المعروف شیئاولوان تلقٰی احاک بوجہ طلق۔

کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ کسی سے مسکرا کر ملنا ہی کیوں نہ ہو،

سلیمانؑ کی دعا

وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ

اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیرے احسان کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیا اور یہ کہ میں نیک کام کروں جو تو پسند کرے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں شامل کرلے۔(نمل۔19)

Dua of Soloman (Peace be upon him)

My Lord! Inspire me to ˹always˺ be thankful for Your favours which You have blessed me and my parents with, and to do good deeds that please you. Admit me, by Your mercy, into ˹the company of˺ Your righteous servants.

عرش عظیم کا مالک۔ اللہ ربّ العالمین

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

اللہ کہ جس کے سوا کوئی مستحقِ عبادت نہیں، جو عرش عظیم کا مالک ہے۔(نمل۔26)

He is˺ Allah! There is no god ˹worthy of worship˺ except Him, the Lord of the Mighty Throne.

تمام بادشاہوں سے بڑا بادشاہ۔ اللہ ربّ العالمین

ملکہ سبا،

سلیمان کا خط

سلیمانؑ کی بسم اللہ کا ذکر

اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِۙ

دعوت دین بذریعہ خطوط

جس طرح نبی اکرم ﷺ نے بھی بادشاہوں کو خطوط لکھے تھے، جن میں انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی گئی تھی۔ اسی طرح سلیمان علیہ السلام نے بھی دعوت دین بذریعہ خط دی۔

شکر اور ناشکری،

استغفار کی برکات

قوم ثمود اور قوم لوط کے گناہوں اور بدکاریوں کا تذکرہ

دعائیہ کلمہ:

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰىؕ ءٰٓاللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَؕ

(اے نبیؐ) کہو، حمد اللہ کے لیے اور سلام اس کے اُن بندوں پر جنہیں اس نے پسند فرمایا۔۔(نمل۔59)

Say, ˹O Prophet,˺ “Praise be to Allah, and peace be upon the servants He has chosen.”

خلاصہ قرآن پر اپنی قیمتی تجاویز، آراء، اور تبصروں سے ضرور آگاہ فرمائیں

For Feedback, Comments and Suggestions Please Contact:

Mobile: +44 785 3099 327

Email: hafizmsajjad@gmail.com